سرمایہ ملت .... تحریر: محمد رمضان یوسف

کبھی اے نوجوان مسلم ! تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

نوجوان کیا ہیں ؟ والدین کے لئے ٹھنڈک' ان کے دل کا قرار' انکے بڑھاپے کا سہارا' ملک و ملت کے لئے سرمایہ افتخار' مستقبل کے امین اور پاسدار' معاشرے کی تعمیر و ترقی کے معمار اور فتح و نصرت کی آواز ہوتے ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کسی قوم میں کوئی انقلاب بپا ہوا' خواہ وہ مثبت تھا یا منفی' تعمیری تھا یا تخریبی تو اس کے روح رواں نوجوان طبقہ ہی رہا تھا۔ معاشرہ اگر جسم ہے تو نوجوان اس کی روح کیونکہ یہ میدان عزم و جزم اور بزم و رزم کے شہسوار ہوتے ہیں۔ جب یہ بزم سجاتے ہیں تو قومیں ان کے عظیم کارناموں کے سبب مقام رفعت پر متمکن نظر آتی ہیں اور جب یہ رزم کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کامیابیاں ان کے قدموں سے آ لگتی ہیں۔ نئی دنیا آباد کرنے کے لئے بے پناہ جذبوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ایسے میں کچھ کر دکھانے کا جذبہ نوجوانوں سے زیادہ کسی میں نہیں ہوتا کیونکہ وہ کسی منطق و مصلحت کے مطیع نہیں ہوتے۔ بقول اقبال ؎

اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
ہو جس کے جوانوں کی خودی صورت فولاد

لیکن باعث افسوس امر ہے کہ جوانی کو دوام نہیں ہے۔ سیماب اکبر آبادی کے الفاظ میں ع

جوانی خواب کی سی بات ہے دنیائے فانی ہے

اور ساحر نے کہا ہے ع

جوانی موج دریا ہے، جوانی پھر نہ آئے گی

اس حقیقت کے باوجود بہت ہی کم ایسے نوجوان سنہری ایام سے فائدہ اٹھاتے ہوں گے۔ بلکہ اکثر تو غفلت اور سستی میں ہی ان قیمتی لمحات کو ضائع کر دیتے ہیں۔ کسی دانشور نے کیا خوب کہا ہے: " آدمی برسوں میں جوان ہوتا ہے لیکن اگر اپنے اوقات کار کو عمدہ طریقے پر صرف نہ کرے تو گھنٹوں میں بوڑھا ہو جاتا ہے۔ " اور کوئی اس طرح گویا ہوا: " جس طرح مال دار بخیلی، حاکم کو طمع، عابد کو غرور اور سخی کو افسوس خراب کر دیتا ہے اسی طرح جوان کو سستی و کاہلی لے ڈوبتی ہے۔ "

چنانچہ جوانوں کو چاہیے کہ اپنی جوانی کے شب و روز اعلائے کلمۃ اللہ کی سربلندی اور اسلام کی اشاعت و ترویج میں صرف کریں۔ اسلام کے لئے یہ کوشش و کاوش آخرت میں ان کے لئے باعث نجات ہوگی۔ آج جو نوجوان صحت و فراغت کے باوجود غفلت کی چادر اوڑھے محو خواب ہیں۔ وہ اپنے اس تغافل کے سبب صریحا نقصان اٹھا رہے ہیں کیونکہ رسول ہاشمی ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ " دو نعمتیں ایسی ہیں جن سے بہت سے لوگ نقصان اٹھائے ہوئے ہیں، صحت و فراغت (رواہ بخاری) اس حدیث مبارک کو سامنے رکھتے ہوئے نوجوانوں کو چاہیے کہ اپنی زندگی میں تغیر و تبدل پیدا کریں اور اسلام کی سربلندی کے لئے دعوت وجہاد کے میدان میں سرگرم عمل ہو جائیں۔ آقائے کائنات کا ایک اور فرمان مبارک نوجوانوں ک لئے حیات نو کا پیغام ہے " پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو: جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، مالداری کو فقیری سے پہلے، فرصت کو مصروفیت سے اور زندگی کو موت سے پہلے۔ (ترمذی) ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے " قیامت کے دن انسان کے قدم ہلنے بھی نہ پائیں گے جب تک کہ اس سے پانچ چیزیں نہ پوچھ لی جائیں اس نے عمر کن چیزوں میں ختم کی، جوانی کہاں گزاری، مال کہاں سے کمایا

اور کہاں خرچ کیا جو کچھ سیکھا اس پر کتنا عمل کیا" (ترمذی)

ان مبارک فرامین کو پیش نظر رکھ کر ہر مسلمان بالخصوص نوجوانوں کو چاہیے کہ محاسبہ نفس کرتے ہوئے اپنا احتساب خود کریں۔ اور اپنی زندگی کے ان سنہری ایام کو دین محمدی کے پرچار کرنے میں صرف کریں۔ اسلام کے علمبردار نوجوان ہیں کہ جن کی جرات و شجاعت' بہادری و بیباکی' صبر و استقامت اور ان گنت قربانیوں سے دامن اسلامی میں انمٹ نقوش ثبت ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مسلم معاشرے کی نظر ہمیشہ نوجوانوں پر ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہ کونسا نوجوان ہے کہ جو مسلم معاشرے کی امیدوں کا مرکز ہے۔ اس کے لئے اقبال فرماتے ہیں ۔

وہی جوان ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
شباب جس کا ہو بے داغ' ضرب ہو کاری

یہ بات ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زندہ قومیں اپنے جوانوں پر ہی جیتی ہیں اور کسی قوم کے مستقبل کی حفاظت اس کے نوجوان ہی کر سکتے ہیں: " بڑھاپے میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے سے بہتر ہے کہ انسان جوانی میں جدوجہد کرتا ہوا مر جائے۔ " اس لئے یاد رکھنا چاہیے کہ عالم شباب جدوجہد اور کوشش کے سوا کچھ بھی نہیں اور جب نوجوان قوم کی تقدیر کو بدلنے کا عزم کر لیتے ہیں تو پھر اللہ بھی ان کا حامی و ناصر بن جاتا ہے۔ اقبال نے کہا ہے ۔

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

آخر میں مسلک اہل حدیث کے "شاہینوں" سے التماس کروں گا کہ وہ اپنی زندگی کے ان سنہری ایام کو اسلام کی سربلندی ' معاشرے کی تطہیر' اور ملک و ملت کی تعمیر و ترقی میں صرف کریں۔ کیونکہ جوانی کے یہ مختصر لمحات آنکھ جھپکتے میں گزر جائیں گے۔ اس وقت جب جوانی کی آتش گرم ہے اور جذبے بام

باقی صں ۲۰ پر